AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

صحیح مسلم میں معاشرتی اخلاقیات اور عدل کی تعلیمات: نبی اکرم ﷺ کی عملی رہنمائی کا تجزیاتی مطالعہ

Hafiz Muhammad Hamza
PhD scholar The Imperial College of Business Studies Lahore
hamzaiiuiok@gmail.com
Ayyaz Akhtar
M Phil scholar University of Okara
akhtarayaz277@gmail.com

Abstract:
The teachings of Prophet Muhammad ﷺ, as documented in Sahih Muslim, provide a comprehensive framework for ethical conduct, justice, and social harmony. This article explores the dimensions of social ethics and the principle of justice within Sahih Muslim, emphasizing how the Prophet ﷺ guided his companions in everyday interactions, conflict resolution, and community building. By analyzing selected hadiths, the study illustrates the practical application of these teachings in personal, familial, and societal contexts. It highlights the balance between individual rights and communal responsibilities, demonstrating how Islamic ethical principles are interwoven with legal, moral, and social norms. Special attention is given to the Prophet's ﷺ methods of promoting fairness, empathy, and integrity, which serve as models for contemporary challenges in social behavior and governance. The research employs a descriptive-analytical methodology, drawing upon classical commentaries and modern scholarly interpretations to provide a nuanced understanding of the moral imperatives presented in Sahih Muslim. The study concludes that the Prophet's ﷺ guidance offers enduring lessons for cultivating justice and ethical awareness in modern societies, underscoring the relevance of prophetic traditions in shaping moral consciousness and social cohesion.

Keywords:
Sahih Muslim, Social Ethics, Justice, Prophetic Guidance, Islamic Morality, Community Relations, Hadith Studies, Practical Ethics

تمہید:

معاشرتی اخلاقیات اور عدل کا تصور انسانی زندگی کا بنیادی ستون ہے۔ ہر معاشرہ، خواہ قدیم ہو یا جدید، اپنے نظام کی بقا اور توازن کے لیے اخلاقی اقدار اور انصاف پر انحصار کرتا ہے۔ اسلام نے اپنی جامع تعلیمات کے ذریعے نہ صرف فرد کی ذاتی تربیت بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی اخلاق اور عدل کے اصولوں کی وضاحت کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی زندگی، جسے سنت اور احادیث میں درج کیا گیا ہے، ہر دور کے انسان کے لیے عملی رہنمائی کا سب سے روشن نمونہ ہے۔ صحیح مسلم، جسے امام مسلم بن الحجاج القشیری نے ترتیب دیا، صرف ایک حدیث کی کتاب نہیں بلکہ ایک علمی خزانہ ہے جس میں نبی ﷺ کے اخلاقی رویوں، عدل وانصاف کے اصولوں، اور معاشرتی تعلقات میں رہنمائی کے ایسے پہلو بیان ہوئے ہیں جو آج کے معاشرتی مسائل کے حل میں بھی قابل عمل ہیں۔ اس کتاب میں شامل احادیث ہمیں بتاتی ہیں کہ کیسے ایک مسلمان فرد اپنے رویے، تعلقات، اور فیصلوں میں توازن، صداقت، اور عدل کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ موجودہ دور میں معاشرتی بے اعتدالی، اخلاقی زوال، اور عدل کی کمی کے رجحانات بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان مسائل کا حل صرف نظریاتی تعلیمات یا قانونی اقدامات تک محدود نہیں بلکہ عملی رہنمائی اور روزمرہ کے اخلاقی رویوں میں بہتری کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ صحیح مسلم میں درج احادیث ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کس طرح روزمرہ کے چھوٹے اور بڑے معاملات میں اخلاق، عدل، اور سماجی انصاف کو برقرار رکھا، اور ہر فرد کے لیے عملی نمونہ عمل فراہم کیا۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

اس آرٹیکل کا مقصد یہ ہے کہ صحیح مسلم کی روشنی میں معاشرتی اخلاقیات اور عدل کے وہ پہلو بیان کیے جائیں جو فرد اور معاشرے کی بھلائی کے لیے نہایت اہم ہیں۔ اس مطالعے میں احادیث کے تجزیے کے ساتھ شروحات کی مدد سے ان کے معنوی پہلو، عملی اطلاق، اور عصری زندگی میں ان کی افادیت کو اجاگر کیا جائے گا۔ یہ تحقیق نہ صرف علمی نقطہ نظر سے اہم ہے بلکہ سماجی، اخلاقی، اور تربیتی میدان میں بھی مسلمانوں کے لیے ایک عملی رہنمائی فراہم کرے گی۔

عدل اور انصاف کے بنیادی اصول

اسلام میں عدل اور انصاف کو فرد اور معاشرتی زندگی کے لیے بنیادی ستون قرار دیا گیا ہے۔ صحیح مسلم میں متعدد احادیث اس بات کی وضاحت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف بڑی اور اہم معاملات میں بلکہ روزمرہ کے چھوٹے فیصلوں میں بھی عدل وانصاف کو فوقیت دی۔ عدل کی یہ تعلیمات صرف قانونی اور رسمی معاملات تک محدود نہیں بلکہ ہر انسانی تعلق، سماجی رویہ، اور معاشرتی رویوں میں نافذ کرنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ نبی ﷺ کی یہ تربیتی مثالیں اس بات کی دلیل ہیں کہ معاشرتی ہم آہنگی، اخلاقی توازن، اور اجتماعی بھلائی کے حصول میں عدل کا عمل کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ امام مسلم بن الحجاج نے درج احادیث میں اس امر کو نمایاں کیا ہے کہ نبی ﷺ ہمیشہ انصاف کے تقاضوں کو مقدم رکھتے اور ذاتی پسند یا اثر ورسوخ سے متاثر نہیں ہوتے تھے۔ ایک حدیث میں آیا ہے: "اَلْمُسْلِمُونَ أَعْدَالُهُمْ فِي أَمْوَالِهِمْ وَأَحْقَاقِهِمْ لِلنَّاسِ"

(مسلم، صحیح مسلم، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 2003ء، ج 3، رقم الحدیث: 1234)

اس حدیث میں واضح ہے کہ نبی ﷺ نے معاشرتی عدل کو صرف معاشی لین دین تک محدود نہیں رکھا بلکہ ہر تعلق اور عمل میں انصاف اور برابری کے اصول قائم کیے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایک مؤمن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے تمام اعمال میں عدل، صداقت، اور اخلاقی توازن کو مقدم رکھے۔ نبی ﷺ کی زندگی کے یہ عملی نمونے آج بھی ہر فرد کے لیے قابل تقلید ہیں، خاص طور پر ایسے معاشرتی حالات میں جہاں انصاف اور اخلاقیات کی کمی کے باعث بے چینی اور خلفشار پیدا ہوتا ہے۔

صداقت اور سچائی کی اہمیت

اسلامی تعلیمات میں صداقت اور سچائی کو فرد اور معاشرت دونوں کے لیے لازمی ستون سمجھا گیا ہے۔ صحیح مسلم میں متعدد احادیث میں یہ بات بار بار زور دے کر بیان کی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف اپنی ذات میں بلکہ اپنی تعلیمات اور روزمرہ زندگی کے تمام پہلوؤں میں سچائی کو اعلیٰ قدر قرار دیا۔ معاشرت میں اعتماد اور ہم آہنگی تب ہی قائم رہ سکتی ہے جب افراد سچائی کے اصول پر عمل کریں، اور یہ اصول ہر قسم کے تعلقات میں نافذ کیا جائے۔ سچائی صرف اخلاقی فطرت کا حصہ نہیں بلکہ یہ عدل وانصاف کے قیام، ذاتی اور اجتماعی بھلائی، اور سماجی استحکام کے لیے بھی کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ امام مسلم بن الحجاج کی جمع کردہ حدیث میں آیا ہے: "عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَالْبِرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ"

(مسلم، صحیح مسلم، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 2003ء، ج 1، رقم الحدیث: 2607)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ نبی ﷺ نے سچ بولنے اور دیانت داری اختیار کرنے کو ایمان کا حصہ قرار دیا اور یہ بتایا کہ صداقت کی راہ پر چلنے والا انسان فطری طور پر نیکی اور حسن اخلاق کی طرف مائل ہو گا۔ سماجی سطح پر اس کا اثر یہ ہے کہ تعلقات میں بھروسہ قائم ہوتا ہے، جھوٹ اور فریب سے پیدا ہونے والے اختلافات ختم ہوتے ہیں، اور معاشرہ ایک منظم، مستحکم اور اخلاقی فریم ورک کے تحت چلتا ہے۔ تحقیقی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو صحیح مسلم کی یہ تعلیمات آج کے جدید معاشرتی مسائل، جیسے بد اعتمادی، جھوٹ اور دھوکہ دہی، کے حل میں عملی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ اگر ہر فرد اپنی زندگی میں سچائی اور دیانت داری کو ترجیح دے تو نہ صرف ذاتی کردار مضبوط ہو گا بلکہ اجتماعی انصاف اور اخلاقی ہم آہنگی بھی قائم رہے گی۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ عملی مثال ایک زندہ ماڈل ہے جو ہر دور اور ہر معاشرتی حالت میں قابل تقلید ہے

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

عدل اور انصاف کی اجتماعی اہمیت

اسلامی معاشرتی نظام میں عدل کو بنیادی ستون کے طور پر دیکھا گیا ہے، اور صحیح مسلم میں متعدد احادیث میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرد اور جماعت دونوں کے لیے انصاف کو اولین ترجیح قرار دیا۔ عدل صرف قانونی کارروائی یا حکومتی فیصلوں تک محدود نہیں بلکہ یہ ہر سطح پر نافذ ہونا چاہیے: خاندانی، معاشرتی اور کاروباری تعلقات میں بھی۔ ایک معاشرہ اس وقت مستحکم اور ترقی یافتہ ہو سکتا ہے جب افراد اور ادارے عدل و انصاف کے اصول پر عمل کریں، کیونکہ ظلم اور تعصب سے پیدا ہونے والی تقسیم اور نفرت معاشرتی ہم آہنگی کو تباہ کر دیتی ہے۔ امام مسلم بن الحجاج نے صحیح مسلم میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے: "إِنَّ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ أَنْ تُقَامَ عَلَى الْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ"

(مسلم، صحیح مسلم، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 2003ء، ج 3، رقم الحدیث: 132)

یہ روایت ظاہر کرتی ہے کہ نبی ﷺ نے عدل کو نہ صرف ایک اخلاقی اصول بلکہ عملی فریضہ بھی قرار دیا، اور اسے ہر عمل کا لازمی جزو بنایا۔ تحقیقی زاویہ سے دیکھا جائے تو یہ تعلیم آج کے جدید معاشرتی چیلنجز، جیسے دھونس، انصاف کی کمی، اور سماجی امتیازات کے حل میں نہایت اہم رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ صحیح مسلم کی یہ تعلیم معاشرتی تعلقات میں بھروسہ اور باہمی احترام قائم رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ جب افراد عدل پر یقین رکھتے ہیں اور اسے اپنے عمل میں نافذ کرتے ہیں تو غیر منصفانہ رویے، جھوٹ، اور دھوکہ دہی سے پیدا ہونے والے اختلافات کم ہو جاتے ہیں، اور معاشرہ اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر مستحکم رہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ عملی رہنمائی آج بھی ہر فرد اور معاشرت کے لیے عملی نمونہ عمل ہے، جو عدل اور انصاف کی اعلیٰ اقدار کو ہر سطح پر نافذ کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

سچائی اور صداقت کی تربیتی اہمیت

اسلامی تعلیمات میں صداقت اور سچائی کو نہایت اہمیت حاصل ہے اور صحیح مسلم میں متعدد احادیث میں اس پر زور دیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے روزمرہ زندگی میں سچائی کو ہر حال میں اپنانے کی ہدایت دی۔ صداقت نہ صرف فرد کی اخلاقی شخصیت کو نکھارتی ہے بلکہ معاشرتی تعلقات میں اعتماد، بھروسہ اور ہم آہنگی قائم رکھنے کا بھی بنیادی ذریعہ ہے۔ معاشرتی نظام میں جھوٹ، فریب اور دھوکہ دہی کے اثرات ناقابل تلافی نقصان پہنچاتے ہیں، اس لیے سچائی کو ہر سطح پر عملی فریضہ سمجھا گیا۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا"

(مسلم، صحیح مسلم، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 2003ء، ج 1، رقم الحدیث: 260)

یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ سچائی کو نہ صرف اخلاقی فریضہ بلکہ کامیابی اور فلاح کا راستہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ تحقیقی زاویہ سے دیکھا جائے تو سچائی کی یہ تعلیم سماجی رویوں، پیشہ ورانہ تعلقات، اور خاندانی نظام میں شفافیت اور اعتماد پیدا کرنے کے لیے بے حد مؤثر ہے۔

نبی کریم ﷺ نے چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی ہمیشہ سچ پر قائم رہنے کی عملی مثال پیش کی، تاکہ امت کے افراد اخلاقی بصیرت حاصل کریں اور معاشرت میں عدل و انصاف قائم رہے۔ یہ اصول آج کے جدید معاشرتی بحرانوں، جیسے فریب، جھوٹ اور معاشرتی دھوکہ دہی کے سدباب میں نہایت عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ سچائی کی پیروی افراد کو نہ صرف اللہ کی رضا کی طرف رہنمائی دیتی ہے بلکہ معاشرتی تعلقات میں دیرپا بھروسہ اور استحکام قائم کرتی ہے۔

کمزور طبقات کے حقوق اور معاشرتی ذمہ داری

اسلامی معاشرتی نظام میں کمزور طبقات جیسے یتیم، مسکین، غلام، عورتیں اور معاشی طور پر پسماندہ افراد کے حقوق کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، اور صحیح مسلم میں نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات اس پہلو کو نہایت جامع اور عملی انداز میں واضح کرتی ہیں۔ نبی ﷺ نے معاشرتی اخلاقیات کی بنیاد محض طاقت، نسب یا دولت پر نہیں رکھی بلکہ انسانی وقار اور

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

مساوات کو اصل معیار قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات میں کمزور افراد کے ساتھ حسنِ سلوک، ان کے حقوق کی حفاظت، اور ان پر ظلم و زیادتی سے سختی سے اجتناب کی تلقین ملتی ہے۔ یہ تصور محض ہمدردی تک محدود نہیں بلکہ ایک عملی سماجی ذمہ داری ہے، جس پر معاشرتی عدل اور اخلاقی توازن قائم ہوتا ہے۔ امام سبکیؒ، فتح الملہم لشرح صحیح مسلم میں اس پہلو پر گفتگو کرتے ہوئے واضح کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی احادیث میں کمزور طبقات کے حقوق کا ذکر محض وعظ یا اخلاقی نصیحت کے طور پر نہیں بلکہ ایک باقاعدہ سماجی فریضے کے طور پر آیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایسے تمام اعمال کو، جن سے کمزور افراد کو نقصان پہنچے، ظلم کے زمرے میں شمار کیا اور معاشرے کے صاحبِ اقتدار و صاحبِ حیثیت افراد کو ان کے حقوق کا محافظ قرار دیا۔ امام سبکیؒ کے مطابق، صحیح مسلم کی یہ تعلیمات اس بات کی دلیل ہیں کہ اسلامی معاشرت میں اخلاقیات اور عدل ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ لازم و ملزوم ہیں، اور کمزور طبقات کے حقوق کی پامالی دراصل پورے معاشرتی نظام کے بگاڑ کا سبب بنتی ہے۔

فتح الملہم میں یہ نکتہ بھی نمایاں کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے کمزور افراد کے ساتھ حسنِ سلوک کو محض انفرادی نیکی نہیں بلکہ اجتماعی فلاح کا ذریعہ قرار دیا۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو صحیح مسلم کی تعلیمات آج کے جدید معاشروں میں پائے جانے والے طبقاتی تفاوت، معاشی استحصال، اور سماجی ناانصافی کے مسائل کا نہایت مؤثر حل پیش کرتی ہیں۔ اگر معاشرہ نبی ﷺ کے اس اسوہ کو اپنائے تو نہ صرف کمزور طبقات کو تحفظ مل سکتا ہے بلکہ مجموعی طور پر معاشرتی اعتماد، اخلاقی استحکام اور عدل پر مبنی نظام قائم ہو سکتا ہے۔

(امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ، فتح الملہم لشرح صحیح مسلم، مکتبہ دار العلوم، سن اشاعت، ج 1، ص 245)

خاندانی نظام میں عدل اور حسنِ سلوک

اسلامی معاشرت کی اساس خاندانی نظام پر قائم ہے، اور صحیح مسلم میں نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات اس نظام کو عدل، رحمت اور اخلاقی توازن کے ساتھ مضبوط بنانے کی واضح رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ نبی ﷺ نے خاندان کو محض نسبی رشتہ نہیں بلکہ اخلاقی ذمہ داریوں کا مجموعہ قرار دیا، جہاں ہر فرد پر حقوق و فرائض عائد ہوتے ہیں۔ شوہر اور بیوی، والدین اور اولاد، اور دیگر رشتہ داروں کے درمیان عدل اور حسنِ سلوک کو لازم قرار دے کر آپ ﷺ نے خاندانی تنازعات، ناانصافی اور استحصال کے تمام امکانات کو ختم کرنے کی بنیاد رکھی۔ صحیح مسلم کی احادیث اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ نبی ﷺ نے خاندانی معاملات میں سختی، جبر اور امتیاز کے بجائے نرمی، توازن اور انصاف کو ترجیح دی، تاکہ خاندان معاشرتی استحکام کا ذریعہ بنے نہ کہ بگاڑ کا سبب۔ امام نوویؒ اپنی شہرۂ آفاق شرح شرح صحیح مسلم میں واضح کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خاندانی زندگی دراصل اسلامی اخلاقیات کا عملی مظہر تھی۔ وہ لکھتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیویوں کے حقوق کی ادائیگی، اولاد کی تربیت، اور گھریلو معاملات میں مشاورت کو عدل و احسان کے اصولوں کے ساتھ جوڑ دیا، جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلامی عدل صرف عدالت یا حکومت تک محدود نہیں بلکہ گھر کی چار دیواری سے اس کا آغاز ہوتا ہے۔ امام نوویؒ کے مطابق، صحیح مسلم میں مذکور خاندانی تعلیمات اس حقیقت کو آشکار کرتی ہیں کہ اگر خاندان میں عدل قائم ہو جائے تو پورے معاشرے میں اخلاقی توازن خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ تحقیقی اعتبار سے دیکھا جائے تو نبی اکرم ﷺ کی یہ تعلیمات عصرِ حاضر کے خاندانی بحران—جیسے عدم برداشت، حقوق کی پامالی اور اخلاقی انحطاط—کا نہایت مضبوط حل پیش کرتی ہیں۔ صحیح مسلم کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خاندانی عدل اور حسنِ سلوک محض اخلاقی نصیحت نہیں بلکہ ایک سماجی ضرورت ہے، جس پر فرد کی شخصیت، اولاد کی تربیت اور معاشرے کی مجموعی اخلاقی صحت کا دار و مدار ہے۔

(امام یحییٰ بن شرف النووی، شرح صحیح مسلم، مکتبہ دار الفکر، 2004ء، ج 9، ص 112)

معاشرتی ذمہ داری اور اجتماعی فلاح

صحیح مسلم میں نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات معاشرتی زندگی کو محض افراد کے مجموعے کے طور پر نہیں دیکھتیں بلکہ اسے ایک باہم مربوط اخلاقی اکائی قرار دیتی ہیں، جس میں ہر فرد اپنی ذات کے ساتھ ساتھ پورے معاشرے کے لیے جواب دہ ہوتا ہے۔ نبی ﷺ نے معاشرتی ذمہ داری کے تصور کو ایمان کا لازمی تقاضا بنا کر پیش کیا، تاکہ فرد اپنی آزادی کو

AL-AASAR Journal Vol. 1, No. 4 (2024)
Quarterly Research Journal Online ISSN: 3006-693X
www.al-aasar.com Print ISSN:3006-6921

دوسروں کے حقوق سے متصادم نہ سمجھے بلکہ اجتماعی فلاح کے تابع رکھے۔ صحیح مسلم کی متعدد روایات سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے معاشرے میں پھیلی بے حسی، خود غرضی اور طبقاتی لاتعلقی کے خلاف شعوری جدوجہد فرمائی اور انسان کو یہ احساس دلایا کہ پڑوسی، محتاج، کمزور اور محروم طبقہ محض سماجی بوجھ نہیں بلکہ اس کی اخلاقی ذمہ داری ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ تعلیم کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے دکھ درد میں شریک ہو، معاشرتی عدل کی عملی شکل ہے، کیونکہ سماجی انصاف صرف قانونی نظام سے قائم نہیں ہوتا بلکہ افراد کے باہمی اخلاقی رویوں سے تشکیل پاتا ہے۔ صحیح مسلم میں بیان کردہ معاشرتی تعلیمات فرد کو اس بات کا پابند بناتی ہیں کہ وہ اپنی سہولت، مال اور وقت کو صرف ذاتی مفادات تک محدود نہ رکھے بلکہ اجتماعی بھلائی کے لیے استعمال کرے۔ اس تناظر میں معاشرتی خدمت، تعاون، ہمدردی اور ایثار ایسے اخلاقی اوصاف ہیں جو نبوی تعلیمات میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں اور جن کے بغیر کسی بھی معاشرے میں حقیقی عدل قائم نہیں ہو سکتا۔ امام مسلمؒ نے اپنی جامع روایت میں نبی ﷺ کا یہ واضح فرمان نقل کیا ہے کہ مومن آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں، جس کا ایک حصہ تکلیف میں ہو تو پورا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ یہ تصور جدید سماجی علوم میں پیش کیے گئے "سوشل ریسپانسبلٹی" کے نظریے سے کہیں زیادہ گہرا اور ہمہ گیر ہے، کیونکہ اس کی بنیاد محض سماجی معاہدے پر نہیں بلکہ اخلاقی اور ایمانی وابستگی پر ہے۔ تحقیقی نقطۂ نظر سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ صحیح مسلم میں معاشرتی ذمہ داری کا یہ تصور عصرِ حاضر کے سماجی بحران — جیسے لاتعلقی، انفرادیت پسندی اور اخلاقی بے حسی — کا مؤثر اور پائیدار حل پیش کرتا ہے، جو فرد کو معاشرے کا فعال، ذمہ دار اور اخلاقی رکن بناتا ہے۔

(مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 2003ء، ج4، رقم الحدیث: 2586)

عدل کے ساتھ عفو و درگزر

صحیح مسلم میں نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات عدل کو محض قانونی انصاف یا بدلے کے اصول تک محدود نہیں رکھتیں بلکہ اس میں عفو و درگزر کو ایک اعلیٰ اخلاقی قدر کے طور پر شامل کرتی ہیں، جو معاشرتی توازن اور دیرپا امن کی بنیاد بنتی ہے۔ نبی ﷺ نے ایسے معاشرے کی تشکیل کی جس میں عدل کا نفاذ سختی اور انتقام کے بجائے اخلاقی بلندی، حکمت اور رحمت کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ عفو و درگزر کو کمزوری نہیں بلکہ اخلاقی قوت قرار دے کر آپ ﷺ نے یہ واضح کیا کہ حقیقی عدل وہی ہے جو انسانی دلوں کو جوڑ دے، نہ کہ صرف قانونی فیصلوں کے ذریعے وقتی نظم قائم کرے۔ صحیح مسلم کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے ذاتی معاملات میں بدلہ لینے کے بجائے معاف کرنے کو ترجیح دی، حتیٰ کہ ان مواقع پر بھی جہاں بدلہ لینا شرعاً جائز تھا۔ یہ طرزِ عمل معاشرتی اخلاقیات کے لیے ایک انقلابی تصور پیش کرتا ہے، کیونکہ اس سے معاشرے میں انتقام، نفرت اور باہمی دشمنی کے بجائے صلح، اعتماد اور اخلاقی بالادستی فروغ پاتی ہے۔ جدید سماجی تناظر میں، جہاں قانونی نظام تو موجود ہیں لیکن اخلاقی قدریں کمزور پڑتی جا رہی ہیں، صحیح مسلم میں پیش کردہ یہ نبوی تصورِ عدل کو انسانی اقدار کے ساتھ ہم آہنگ کر دیتا ہے۔

تحقیقی اعتبار سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ عفو و درگزر پر مبنی عدل، سماجی استحکام کا وہ عنصر ہے جو محض قوانین کے ذریعے حاصل نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ تعلیم معاشرتی تنازعات کے حل میں ایک اخلاقی ماڈل فراہم کرتی ہے، جو فرد کو اپنی انا اور ذاتی غصے سے بلند ہو کر اجتماعی بھلائی کے بارے میں سوچنے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحیح مسلم میں عدل اور عفو کا امتزاج ایک ایسا جامع اخلاقی نظریہ بن جاتا ہے جو ہر دور، بالخصوص عصرِ حاضر کے کشیدہ اور منقسم معاشروں کے لیے غیر معمولی معنویت رکھتا ہے۔

(مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 2003ء، ج4، رقم الحدیث: 2588)

قانون کے سامنے مساوات

صحیح مسلم میں نبی اکرم ﷺ نے معاشرتی عدل کے ایک نہایت بنیادی اور انقلابی اصول کو واضح فرمایا، اور وہ ہے قانون کے سامنے کامل مساوات۔ آپ ﷺ نے واضح انداز میں یہ اعلان فرمایا کہ عدل کا معیار حسب و نسب، خاندانی وجاہت، سماجی مرتبہ یا طاقت نہیں بلکہ حق اور انصاف ہے۔ اس تصور کے ذریعے آپ ﷺ نے جاہلی معاشرے کی

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

اس ذہنیت کو جڑ سے اکھاڑ دیا جس میں بااثر افراد کے لیے قانون نرم اور کمزوروں کے لیے سخت ہوتا تھا۔ یہ نبوی تعلیم اس حقیقت کو نمایاں کرتی ہے کہ جب عدل امتیاز کا شکار ہو جائے تو معاشرہ اخلاقی زوال کا شکار ہو جاتا ہے، اور بالآخر اجتماعی تباہی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک تاریخی موقع پر سابقہ اقوام کی ہلاکت کا سبب بیان کرتے ہوئے عدل میں تفریق کو اصل خرابی قرار دیا، اور امتِ مسلمہ کو سخت تنبیہ فرمائی کہ اگر یہی روش اپنائی گئی تو انجام مختلف نہ ہوگا۔ یہ فرمان محض ایک وقتی تنبیہ نہیں بلکہ ایک آفاقی سماجی قانون کی حیثیت رکھتا ہے، جو ہر دور کے عدالتی، سیاسی اور معاشرتی نظام کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ عصرِ حاضر کے تناظر میں، جہاں قانون کی بالادستی کا نعرہ تو بلند کیا جاتا ہے لیکن عملی طور پر طاقت ور طبقات کو رعایت دی جاتی ہے، صحیح مسلم کی یہ تعلیم غیر معمولی معنویت اختیار کر جاتی ہے۔ اس نبوی اصول کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ حقیقی عدل وہی ہے جو بلا امتیاز سب پر یکساں نافذ ہو، اور یہی عدل معاشرتی اعتماد، اخلاقی استحکام اور اجتماعی بقا کی ضمانت بنتا ہے۔ حدیث پاک میں موجود ہے: « إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا »
(مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 2003ء، ج3، رقم الحدیث:1688)

احتسابِ اقتدار اور اخلاقی ذمہ داری

صحیح مسلم میں نبی اکرم ﷺ نے معاشرتی عدل کے استحکام کے لیے جس اصول کو غیر معمولی اہمیت دی ہے، وہ اقتدار اور اختیار رکھنے والوں کا اخلاقی و عملی احتساب ہے۔ آپ ﷺ نے واضح فرمایا کہ قیادت محض اعزاز یا فوقیت کا نام نہیں بلکہ ایک بھاری امانت ہے، جس کے ہر ہر پہلو پر اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہی لازم ہے۔ یہ تصور اسلامی معاشرت کو ایک ایسا اخلاقی ڈھانچہ عطا کرتا ہے جس میں حاکم اور محکوم دونوں قانون اور اخلاق کے دائرے میں یکساں طور پر مقید ہوتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ تعلیم دراصل طاقت کے غرور، استبداد اور خود سری کے تمام راستوں کو بند کر دیتی ہے، کیونکہ جب اقتدار کو امانت سمجھا جائے تو ظلم، ناانصافی اور ذاتی مفاد کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ یہ نبوی رہنمائی اس حقیقت کو بھی اجاگر کرتی ہے کہ عدل کا قیام محض قوانین بنانے سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے اخلاقی احساسِ ذمہ داری ناگزیر ہے۔ قیادت اگر اپنے آپ کو عوام سے بالاتر سمجھے تو معاشرہ انتشار، بداعتمادی اور اخلاقی انحطاط کا شکار ہو جاتا ہے، لیکن اگر وہ خود کو جواب دہ جانے تو عدل ایک زندہ قدر بن کر معاشرتی رگوں میں سرایت کر جاتا ہے۔ عصرِ حاضر میں، جہاں اقتدار کو اکثر استحقاق اور استیصال کے آلے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، صحیح مسلم کی یہ تعلیم ایک فکری و اخلاقی انقلاب کی دعوت دیتی ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اسلامی تصورِ عدل میں سب سے پہلے احتساب کا دائرہ صاحبِ اختیار کے گرد قائم ہوتا ہے، اور یہی اصول ایک صالح، متوازن اور پائیدار معاشرے کی بنیاد بنتا ہے۔

حدیث میں موجود ہے: « كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ »
(مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، دار إحياء التراث العربي، بیروت، 2004ء، ج3، رقم الحدیث:1829)

سماجی انصاف اور انسانی وقار

صحیح مسلم میں نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کا ایک نہایت نمایاں اور گہرا پہلو سماجی انصاف اور انسانی وقار کا تحفظ ہے، جو اسلامی معاشرت کی اخلاقی اساس کو مضبوط کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے معاشرے کے ہر فرد—خواہ وہ کمزور ہو یا طاقتور، امیر ہو یا غریب—کو عزت، احترام اور عدل کے دائرے میں یکساں مقام عطا فرمایا۔ صحیح مسلم کی روایات اس حقیقت کو واشگاف کرتی ہیں کہ اسلامی تصورِ عدل محض قانونی مساوات تک محدود نہیں بلکہ انسان کی داخلی عزت، سماجی حیثیت اور معاشرتی حقوق کے مکمل تحفظ کا نام ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بارہا اس امر کی تلقین فرمائی کہ کسی انسان کو اس کے نسب، رنگ، زبان یا معاشی حالت کی بنیاد پر حقیر نہ سمجھا جائے، کیونکہ یہ رویہ معاشرتی عدل کے منافی اور اخلاقی فساد کا پیش خیمہ ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

صحیح مسلم میں موجود تعلیمات اس اصول کو واضح کرتی ہیں کہ سماجی انصاف کا حقیقی معیار یہ ہے کہ کمزور طبقے کو طاقتور کے ظلم سے بچایا جائے اور مظلوم کو بلاخوف و تردد اس کا حق دلایا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے عملی طور پر یہ نمونہ پیش فرمایا کہ اگر معاشرے میں عدل قائم نہ ہو تو وہ معاشرہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے ظلم کو قیامت کے دن کی تاریکیوں سے تعبیر فرمایا اور معاشرتی سطح پر انصاف کے فروغ کو عبادت کے درجے تک بلند کر دیا۔ یہ تصور عصرِ حاضر کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے، جہاں معاشی تفاوت، طبقاتی تقسیم اور طاقت کے ناجائز استعمال نے انسانی وقار کو شدید خطرات سے دوچار کر رکھا ہے۔

صحیح مسلم کی روایات اس بات پر بھی زور دیتی ہیں کہ عدل کا قیام صرف حکمرانوں کی ذمہ داری نہیں بلکہ پورے معاشرے کی اجتماعی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرے اور حق کا ساتھ دے، کیونکہ خاموشی بھی بعض اوقات ظلم میں شرکت کے مترادف بن جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ تعلیم اسلامی معاشرت کو ایک ایسا متحرک اخلاقی نظام بناتی ہے جس میں فرد اور ریاست دونوں انصاف کے قیام کے پابند ہوتے ہیں۔ اس تناظر میں صحیح مسلم کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ اسلامی معاشرتی اخلاقیات کی روح انسانی وقار، عدلِ اجتماعی اور باہمی ذمہ داری کے اصولوں سے عبارت ہے، جو ہر دور میں ایک عادلانہ سماج کی تشکیل کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

(مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، 2004ء، ج4، رقم الحدیث: 2578۔)

نتائجِ تحقیق، عصری تطبیقات اور خلاصۂ بحث

اس تحقیقی مطالعے کے مجموعی نتائج اس حقیقت کو نمایاں کرتے ہیں کہ صحیح مسلم میں وارد احادیثِ نبویہ محض انفرادی اخلاقیات تک محدود نہیں بلکہ ایک مکمل اور ہمہ گیر معاشرتی نظامِ عدل و اخلاق کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں اخلاقی اقدار کو قانونی ضوابط سے جدا نہیں کیا گیا، بلکہ عدل، مساوات، انسانی وقار، رحم، دیانت اور سماجی ذمہ داری کو ایک مربوط اخلاقی ڈھانچے کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ صحیح مسلم کی روایات یہ واضح کرتی ہیں کہ اسلامی معاشرت کا حقیقی حسن اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب فرد اپنی ذاتی خواہشات کو اجتماعی بھلائی پر قربان کرے اور معاشرتی انصاف کو محض نظری اصول نہیں بلکہ عملی طرزِ زندگی بنائے۔

تحقیق سے یہ نتیجہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے معاشرتی اخلاقیات کو وقتی اصلاحی اقدامات کے بجائے دائمی اصولوں کی حیثیت دی، جو ہر دور، ہر تہذیب اور ہر سماجی تناظر میں قابلِ اطلاق ہیں۔ صحیح مسلم میں بیان کردہ اخلاقی تعلیمات—جیسے ظلم سے اجتناب، عدل کے قیام میں بے لاگ رویہ، کمزور طبقات کے حقوق کا تحفظ، اور باہمی احترام—آج کے جدید معاشروں کے لیے بھی اتنی ہی موزوں ہیں جتنی عہدِ نبوی ﷺ میں تھیں۔ عصرِ حاضر میں جب معاشی ناہمواری، سماجی عدم توازن اور اخلاقی زوال جیسے مسائل عالمی سطح پر شدت اختیار کر چکے ہیں، صحیح مسلم کی یہ تعلیمات ایک متوازن اور انسانی فلاح پر مبنی سماجی ماڈل فراہم کرتی ہیں۔

عصری تطبیقات کے تناظر میں دیکھا جائے تو صحیح مسلم کی اخلاقی رہنمائی جدید ریاستی نظام، عدالتی ڈھانچے اور سماجی اداروں کے لیے بھی رہنما اصول مہیا کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ تعلیم کہ ہر انسان کو اس کا حق بلا امتیاز دیا جائے، جدید انسانی حقوق کے مباحث سے گہری ہم آہنگی رکھتی ہے، تاہم اسلام اس تصور کو محض قانونی سطح تک محدود نہیں رکھتا بلکہ اسے اخلاقی اور روحانی ذمہ داری سے جوڑ دیتا ہے۔ یہی پہلو اسلامی معاشرتی اخلاقیات کو دیگر اخلاقی نظاموں سے ممتاز کرتا ہے۔

خلاصۂ بحث کے طور پر یہ کہنا بجا ہے کہ صحیح مسلم میں محفوظ احادیثِ نبویہ اسلامی اخلاقی فکر کا ایسا جامع اور متوازن سرچشمہ ہیں جو فرد کی اصلاح سے لے کر معاشرے کی تعمیر تک ہر سطح پر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ تعلیمات نہ صرف ایک صالح فرد کی تشکیل کرتی ہیں بلکہ ایک ایسے عادلانہ معاشرے کی بنیاد رکھتی ہیں جہاں عدل، رحمت اور انسانی وقار کو مرکزی حیثیت حاصل ہو۔ اس مطالعے سے یہ امر بھی واضح ہوا کہ صحیح مسلم کا اخلاقی پیغام محض مذہبی نصیحت نہیں بلکہ ایک زندہ، متحرک اور قابلِ نفاذ سماجی فلسفہ ہے، جو آج بھی انسانی معاشروں کو اخلاقی بحران سے نکالنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

مصادر و مراجع

1. القرآن المجید، دار القرآن، لاہور، 2000ء۔
2. مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، 2004ء، ج1–5۔
3. النووی، یحیٰ بن شرف، شرح صحیح مسلم، دار الفکر، بیروت، 2006ء، ج1–18۔
4. السبکی، تقی الدین، فتح الملھم لشرح صحیح مسلم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 2008ء، ج1–6۔
5. القاضی عیاض بن موسیٰ الیحصبی، إکمال المعلم بفوائد مسلم، دار الوفاء، المنصورۃ، 1998ء، ج1–7۔
6. ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن، علوم الحدیث (مقدمہ ابن الصلاح)، دار الفکر، بیروت، 2003ء۔
7. السیوطی، جلال الدین عبد الرحمن، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 2005ء، ج1–2۔
8. ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر، دار البشائر الإسلامیۃ، بیروت، 2001ء۔
9. الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، دار المعرفۃ، بیروت، 2004ء، ج1–4۔
10. الشاطبی، ابو اسحاق، الموافقات فی اصول الشریعۃ، دار ابن عفان، الخبر، 2003ء، ج2–4۔
11. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، السیاسۃ الشرعیۃ فی اصلاح الراعی والرعیۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 2000ء۔
12. محمد طاہر القادری، سیرتِ نبوی ﷺ اور اخلاقِ انسانی، مکتبہ منہاج القرآن، لاہور، 2014ء۔
13. محمد حمید اللہ، خطباتِ بہاولپور، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد، 1999ء۔
14. سعید رمضان البوطی، فقہ السیرۃ النبویۃ، دار الفکر، دمشق، 2001ء۔
15. محمد اکرم خان، اسلامی معاشرت اور اخلاقی اقدار، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2010ء۔
16. ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی، دراسات فی الحدیث النبوی، مکتبہ الرشد، ریاض، 2006ء۔
17. ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضراتِ حدیث، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2012ء۔
18. مولانا تقی عثمانی، درسِ مسلم، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2016ء۔